۳۱۷۱ ۳۱۷۲ ۳۱۷۳

~~۱۱۲۲~~ ~~۱۱۲۲~~ ~~۱۱۲۲~~

مسرح تجاویانی بطلان تناسخ صحبت شاهده

~~۱۱۲۲~~

۳۱۷۴

شرک دیدنیم عدم

Registered. L. N. 586.

قیمت سالانہ عوام سے عہ رؤسا سے عار ہندوستان سے باہر عیہ فی پرچہ ۱۰

سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی اللّٰہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ماہواری رسالہ

مرقع قادیانی

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو امرتسر سے شایع ہوتا ہے

مقصد اعلیٰ

اس رسالہ کا مسلمانوں کو اتباع سنت کا شوق دلانا اور مرزا صاحب قادیانی کے غلط خیالات کی تردید کرنا ✦

ایڈیٹر

(مولوی فاضل) ابوالوفا ثناء اللہ

مقام امرتسر

مطبوعہ مطبع اہل حدیث امرتسر

بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء نمبر ۸ ⁂ جلد ۱

[illegible]

رسالہ
مرقع قادیانی
امرتسر
مجریہ یکم ستمبر ۱۹۰۷ء
جلد ۱ نمبر ۴

مرقع قادیانی پر قادیانی اخبار بدر کی رائے

مرقع قادیانی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اُس کے حجم کو موٹا کرنے کیلئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ماموریں اللہ کے مقابل میں ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے ایک سالہ اِس نام کا ماہوار نکالا ہی - دو نمبر چھپ چکے ہیں طرز استدلال ایسا بھونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہیں کہ میرے خیال میں جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہی جو عبارتیں ہماری کتابوں سے نقل کرتا ہے اُنہی میں اُس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہی - حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عہ

(بدر - ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

دستور کی بات ہی جو کوتوال بدمعاشوں کو سخت گیر ہوتا ہے بدمعاش اُسی کے سخت شاکی ہوتے ہیں اِس لحاظ سے یہ ریویو نہائت ہی موزوں ہی ہم منتظر ہیں کہ اڈیٹر بدر ہماری مواخذات کے جوابات اپنی اُنہی کتابوں سے کیا دکھاتے ہیں جنسے ہم عبارات نقل کرتے ہیں اور کس طرح اپنی راست گوئی کا ثبوت دیتے ہیں - خطرہ ہے کہ آپکا یہ کلام بھی راست گوئی پر مبنی نہو جس پر آپ غیر باپ (حکیم نورالدین) کو اپنا باپ لکھا کرتے ہیں (چیرز)

اطلاع :- مرقع ہذا دفتر سے برابر وقت پر روانہ ہو جاتا ہی جس صاحب کو ڈاکخانہ کی غلطی سے نہ پہونچے وہ اپنے صوبہ کی پوسٹماسٹر جنرل کو شکائتی سادہ کارڈ لکھیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بھیجکر اطلاع دیں مرقع دوبارہ

مرزا صاحب کی موت کی پیشگوئی

مرزا صاحب قادیانی کے مرید دار شیخ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال مرید رہکر مرزا صاحب کے جال سے بتائید غیبی نکل گئے ہیں جہانتک ہمیں آپ سے تعارف ہے۔ آپ جوان صالح ہیں (وَاللہُ حسیبہٗ) ڈاکٹر صاحب نے حکیم نورالدین قادیانی امت کے خلیفہ کے خط کے جواب میں ایک خط اُنکو لکھا ہے جو قادیانی اخباروں میں مع اعتراضات کے شائع ہوا ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم بھی اُسے نقل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(۴) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

(۵) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔

(۶) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔

(۷) دجالی فتنہ میری ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

مرزا کی نسبت ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ مولانا۔ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔

دجّال - کذّاب - مُسرف - عیّار - الطاغوت - شیطان - شریر - بدمعاش وغیرہ الفاظ جو مَیں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَھِیْدٌ -

تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں - آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصے پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ ایک . . . . . . بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے ؀ (بدر - ۲۵ جولائی ۱۹۰۸ء صہ)

ڈاکٹر صاحب کے اِن الہامات کی نسبت ہم تو وہی کہینگے جو ہمکو قرآن مجید نے سکھایا ہے کہ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کِذْبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ یعنے اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اسپر ہے اور اگر سچا ہے تو جن باتوں سے تم کو ڈراتا ہے وہ ضرور تمکو پہونچ کر رہینگی ؀

ہر ایک الہام اور خبر غیبی کی نسبت ہم کو ہدایت ہے کہ پیش از وقت ہم یہی کہیں ہاں جس کا کذب یا صدق ظاہر ہو جائے اُس کی نسبت ایک جانب (کذب یا صدق) کی رائے یقینی قائم کر سکتے ہیں مگر مرزا صاحب یا کوئی مرزائی اِن الہامات پر چون و چرا کرنے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سُنکر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آجائے ؀ (ازالہ طبع اوّل صہ ۱۴۵)

مگر افسوس ہے کہ باوجود اس مرزائی سرکلر کے قادیانی الحکم اور بدر کے اڈیٹر اِن الہامات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور علماء کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اس کے متعلق مخالف رائے ظاہر کریں چنانچہ بدر کی عبارت یہ ہے :-

"قابل غور یہ ہی کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوے مسیح اور عیسے ہونیکا کیا ہے اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے - اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں مَیں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علماء زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے تیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھے بھی نہ پائے اس کا سبب یہ ہی کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کی برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے - خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لیگا" (بدر - ۲۵ جولائی ۱۹۰۸ء صـ۳)

ان الہامات میں اگر کوئی بات قابل اخذ ہے تو دعوےٰ رسالت کا الہام ہے سو اسکی بابت ڈاکٹر صاحب نے ایک مفصل مضمون چھپوایا تھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا دعویٰ ہرگز ہرگز رسالت کا نہیں بلکہ وہ اسکو کفر جانتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں یہ الفاظ مجبراً وارد ہوئے ہیں جو حقیقی معنے کے لئے نہیں چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ڈاکٹر صاحب کی گویا تائید کرنے کو براہین احمدیہ میں لکھا ہے :- آپ فرماتے ہیں :-

"اس جگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہئے کہ کیونکر ایک ادنے امتی اُن رسول مقبول کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہو سکے - بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت کے کمالات قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو اُن حضرت کے کمالات سے کچھ نسبت ہو مگر اے طالب حق ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو! کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اُس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اُس کے نور اور اُس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے

انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہیں خدا انکو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح پا کر اپنے رسول مقبول کی برکتیں اُن کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ انکی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام اُن تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل اُن تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اُسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی اُنکا مصداق اتم ہوتا ہے مگر چونکہ متبع سنن آں سرور کائنات کا اپنے غایت اتباع کی جہت سے اُس شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود باجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھیر جاتا ہے اس لئے جو کچھ اُس شخص مقدس میں انوار الٰہیہ پیدا اور ہویدا ہیں اُس کے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور سایہ میں اُس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اُس کے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے کہ جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ہاں سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اُس میں موجود نہیں بلکہ جو کچھ اُس میں موجود ہے وہ اُس کے شخص اصلی کی تصویر ہے جو اُس میں نمود اور نمایاں ہے"

براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲۔ حاشیہ در حاشیہ)

یہی دعویٰ ڈاکٹر صاحب کا ہے پس جبتک ڈاکٹر صاحب خود ان الہامات کی تاویل کرتے رہینگے اور دعوائے نبوت کو کفر جانینگے۔ علماء اسلام بھی انکی نسبت وہ فتوائے نہیں دینگے جو مرزا صاحب کی نسبت دیا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب خود بھی ان الہامات کے متعلق کچھ لکھینگے۔ کیونکہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ مرزا صاحب کی مدتوں کی خواہش پوری ہوگئی جو وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی ہے کہ میری طرح اپنی حفاظت کی پیشگوئی کرے اب تو ڈاکٹر صاحب نے یہ کام کردیا مگر ڈاکٹر صاحب کے شاگرد نے یہ اچھا نہ کیا کہ مرزا صاحب کی موت کی پیشگوئی جو وہ ظاہر کردی ہمیں خطرہ ہے کہ مرزا صاحب بھی آتھم کی طرح کہیں دل میں نہ ڈر جائیں تو

جیسا (بقول مرزا صاحب) آتھم کی موت میں تاخیر ہوگئی تھی انکی موت میں بھی تاخیر ہوجائے پھر ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب سے حلف اُٹھوانے تک نوبت پہونچیگی - بہرحال ہم اِن دونوں الہامیوں کی جنگ کے نتیجہ کے منتظر ہیں ؞

مرزا صاحب قادیانی

اور

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزا صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی نسبت یہ الہام مدت کا شائع کر رکھا ہے کہ مولویصاحب ممدوح آخر کار میری طرف رجوع کر آئینگے - اسکا ظہور آجتک جو ہؤا برعکس ہؤا تازہ خبر یہ ہے کہ ۱۹ جولائی کے اخبار سول ملٹری گزٹ انگریزی میں مولویصاحبنے مرزا صاحب کی برخلاف ایک مضمون لکھا یا - جسکا خلاصہ مطلب یہ تہا کہ مرزا دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں جہاد کا مخالف ہوں میرا مرید عبداللطیف جو کابل میں مارا گیا اسکی بھی وجہ ہی کہ اُس نے جہاد کی مخالفت کی تھی اس لئے امیر صاحب نے اُس کو مروا دیا - مولویصاحب نے لکھا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے میرے پاس دربار کابل کے ایک معزز رکن کا خط ہے کہ جسوقت عبداللطیف کے قتل کا حکم ہؤا اسوقت جہاد کا کوئی ذکر نہ تہا بلکہ اصل بات یہ تہی کہ عبداللطیف مقتول نے مرزائی نبوت جدیدہ کا اعلان کیا اور حضرت مسیح کی شان میں گستاخی کی تہی اس لئے بحکم علماء وقت اُس کو قتل کرایا گیا تہا مولویصاحب نے یہ بھی لکھا کہ مرزا کہتا ہے کہ مسلمان خونی مہدی اور مسیح کے منتظر ہیں اور کہ مسلمان اُن کی ساتھ ملکر جنگ کرنے کے متمنی ہیں اسکا جواب مولوی صاحب موصوف نے لکھا کہ یہ بھی تمہارا قول غلط ہے کتب حدیث میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی کہ مہدی اور مسیح جنگ کرینگے بلکہ وہ اپنے معجزات اور کرامات سے اسلام پھیلائینگے - اسپر مرزائی اخبار بدر ۲۵ جولائی اور الحکم ۳۱ جولائی میں اپنی راستی کا اظہار کرتے ہیں بڑی موٹے قلم سے مندرجہ ذیل نوٹس شائع کیا ہے کہ :-

"مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے امید ہی کہ دوسرے

علماء بھی جنہیں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائیگا نہ کفار کو قتل کریگا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کردیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ انکی کتب[1] میں درج ہے یہ ہے کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو کہ اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کردیگا۔ اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولویصاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانے والے یا جلالی سلطنت قائم کرنے والے مہدی کا عقیدہ صرف اُن لوگوں کا ہے جو کہ جاہل ہیں ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب اتنی مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتوے لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولوی صاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولویصاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماویں جو صاحب اطلاع نہ دینگے اُن کی نسبت بہرحال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پُرانے عقیدہ پر قائم ہیں کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا جس کی سلطنت

[1] انکی کتب تو قرآن و حدیث ہیں پھر تم مسلمان کہلا کر کیوں انکار کرتے ہو (مرقع)

ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کرلیگا - بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے اُن کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے -

مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی	مولوی عبدالحق صاحب غزنوی
مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری	پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی	قاضی سلیمان صاحب پھلواروی
مولوی محمد اسحاق صاحب پٹیالہ	مولوی محمد حسن صاحب لودھانوی
مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی	مولوی احمداللہ صاحب امرتسری
مولوی عبدالواحد صاحب امام مسجد چینیاں	حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی

اس مختصر سے مضمون میں قادیانی دجال نے کئی ایک دجل کئے ہیں پہلے تو یہ کہ علماء کرام اس لئے مخالف ہیں کہ مرزا صاحب مہدی اور مسیح کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ تلوار نہیں چلائیگا - محض جھوٹ اور بالکل افترا ہے - بلکہ علماء آپ سے اس لئے ناخوش ہیں کہ آپ خود مہدی اور مسیح بنتے ہیں اور انبیا علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح کی توہین کرتے ہیں - غور سے سنو! آپ لکھتے ہیں ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✤ عیسےٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام)

اور سنئے! ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✤ اُس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلا)

علاوہ اس کے اور بھی کئی ایک مقامات پر آپ نے لکھا ہے کہ مسیح کی باطنی صفائی کامل نہ تھی اسی لئے اُس کی تبلیغ کا اثر کم ہے - یہ اور اس جیسے اور بہت سے خیالات ملکر آپ کو علیحدہ کرنے کے اسباب ہیں نہ صرف یہ کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کرینگے -

دوسرا دجل آپ نے یہ کیا ہے کہ اپنا عقیدہ یہ قدیمی لکھا ہے حالانکہ براہین احمدیہ میں جو آپ کا الہامی فیصلہ ہے اس کے خلاف آپ لکھ چکے ہیں جسکو اب تیسری دفعہ چھاپ کر شائع کیا ہے پس غور سے سنئے! آپ فرماتے ہیں :-

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (ترجمہ - خدا نے اپنا رسول ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب دینوں پر اُس کو

غالب کرے) یہ آئت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاوینگے تو اُنکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا" (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۸)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے تین امر ثابت ہوتے ہیں۔ایک تو حضرت **مسیح کی حیات** جسکو اب وہ شرک اور کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ الہامی تھیلہ لکھتے وقت ذات شریف خود اس شرک کی مرتکب اور اس کفر کے قائل تھے اسی لئے ہم اب اس مسئلہ (حیات مسیح) پر بحث کرنے کی حاجت نہیں جانتے حالانکہ مرزائی بڑی کوشش سے ہماری توجہ اس طرف پھیرتے ہیں۔ دوئم دوبارہ تشریف لانا۔سوئم۔حضرت مسیح موعود کا جسمانی اور ملکی سیاست اور حکومت کے ساتھ آنا (بہت خوب چشم ما روشن دلِ ما شاد)۔

بتلائیے یہ تحریر آپ کی ہے یا کسی دشمن نے آپکے الہامی تھیلہ میں بھردی ہے۔

پس ہم بڑی خوشی سے کہتے ہیں کہ یہی ہمارا اعتقاد ہے جو آپ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے اور ہم آپکی طرح کسی انسان کی خوش آمد میں اس عقیدہ کو بدل نہیں سکتے اور نہ بدلنے کی کوئی وجہ ہے۔

تیسرا دجل آپنے یہ کیا ہے کہ اس تحریر میں **رجوع** کا لفظ لکھوا کر اپنی پیشگوئی متعلقہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سچ کرنے کی بنیاد رکھی ہے مگر یاد رکھو کہ ہمارے پاس اوس پیشگوئی کے اصل الفاظ موجود ہیں۔ہم کبھی آپ کی یہ چالاکی چلنے نہ دینگے۔امید ہے۔کہ مولوی صاحب موصوف خود ہی اسکا جواب مفصل لکھینگے۔اگر کوئی اور صاحب بھی لکھینگے تو بشرط مفید عام ہونے کے درج کیا جاویگا۔

مرزا صاحب کے الہامات کی کیفیت

ہم کئی ایک دفعہ اس مشکل مسئلہ کو حل کر چکے ہیں اور مرزا صاحب کے مخالفین کا منہ

بند کر چکے ہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو الہام نہیں ہوتے - ہم مانتے ہیں کہ ہوتے ہیں مگر کس کیفیت سے ؛ اس کیفیت سے کہ آپکو جس بات کا خیال لگا رہتا ہو اُسکی نسبت جو ایک واہمہ گذرتا ہے وہ الہام ہے - یہ اور بات ہے کہ دوسرے لوگ اُسکو خیال خام یا بلّی کا خواب نام رکھیں - مگر (لا مناقشۃ فی الاصطلاح) اصطلاح پر اعتراض نہیں - مرزا صاحب کی اصطلاح میں یہی الہام ہے - اسکی ایک تازہ مثال سنئے - قادیانی اخباروں نے ایک نئی بے پر کی اڑائی ہے - لکھتے ہیں :-

۴ جولائی ۰۸ء کی صبح کو حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدام و اہلبیت حضرت مولوی نور الدین صاحب قریباً اٹھارہ کس بہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کیواسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم (یعنی محمد صادق ایڈیٹر بدر) نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاویں تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا - اور اُس میں تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی - اُسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود نے مسجد مبارک میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ "آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہماری گھر کے آدمی اب شائد امرتسر پہونچ گئے ہونگے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہونچ جائیں - تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گذرتا ہے کہ یہ انکی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں انکو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارہ میں الہام ہوا - خیر لهم - خیر لهم

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے۔ اُن کے لئے بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارۂ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے" فقط

یہ الہام اور خواب سُناکر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے میں اسوقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے۔ حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اسی مسجد میں پھر یہ سب لوگوں کو اُسی وقت سُنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے انہوں نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سُنی تھی۔ غرض اس الہام اور خواب کی جب اچھی طرح سے اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کرکے واپس آیا تھا اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہوسکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کیواسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی۔ اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہوگیا ہے۔ مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں یعنی اوّل چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے۔ ایسا ہی الہام بھی دودفعہ ہوا کہ خیر لھم۔ خیر لھم۔ اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علم تعبیر کے رُو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لھم۔ خیر لھم۔ یہ میرا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔ آمین" (بدر۔ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء۔ صک)

اِس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھلجاتی ہے کہ آپ اُن خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سوجھا کرتے ہیں۔ پس ابتو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولویصاحب مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کری۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

مرزا[1] غلام احمد قادیانی نشان آسمانی سی کاذب ثابت ہوئی ہیں

الحمد للہ وکفےٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اما بعد واضح ہو کہ بمنطوق واجب الوثوق وَلا یُفلِحُ السَّاحِرُ حَیثُ اَتیٰ اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئی ہیں تاہم اراجیف باطلہ دعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب واقعی چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد کی پوری پوری مصداق ہیں۔ کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فاصنع ماشئت کیا ٹھیک ہی۔ آجکل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جنکو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعویٰ تھا وہ تمام ہلاک ہو گئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے مگر بکر و زور کے ساتھ۔ قبل اس کے کہ ہم مرزا صاحب کے اس دعوے کی تکذیب نشان آسمانی فیصلہ حقانی سی کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ درگور بنا دیں اور انکی بھری ہوئی بیڑہ کذب و فریب کو طوفان غضب الٰہی سی مثل بیڑہ بالٹک روسی کی تحت الثریٰ کو پہونچا دیں اور انکی قلعہ مکر و کید کو مثل قلعہ لورٹ آرتھر کے حقانی گولوں سے اُڑا دیں اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹا دیا گیا ہے۔ کدال ہائی حقانی سے مینار طومار قادیانی کو جڑ سے اوکھاڑ کر گرایا جا کر اُسکا نشان سطح دنیا سے مٹا دیں۔ مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپکی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سی پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رُول کی زیر اثر ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

[1] از مولوی صوفی عبدالحق صاحب سرہندی۔

فی الجملہ مخلوق نے تجربہ کرلیا ہے کہ مرزا اور مسیلمہ کذاب ایک ہی پایہ کے آدمی ہیں انکی قول وخیال کے مخالف امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ محمدی بیگم کی نکاح اور اسکی خاوند کی موت کی پیشگوئی کو ہی ملاحظہ کرلو کہ جسکی جانب مرزا صاحب کو جانی تعلق بہی ہے۔

مرزا صاحب بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہماری سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کردیا۔ اسجگہ مرزا صاحب نے نہائت کذب سی کام لیا۔ مگر افسوس نہیں کہ یہ تو اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہمیں اس جگہ مولوی عبدالحق غزنوی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب وغیرہما مباہلین کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اسجگہ صرف اپنے مباہلہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ سے بلاشک وشبہ یقیناً مرزا صاحب کا کاذب ہونا ہر ذیہوش کے نزدیک مسلّم ہوا اور اس مباہلہ کا ذکر مناسب ہی نہیں بلکہ بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس ضروری معلوم دیا ؎ من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو * چوں نگویم چوں مرا دلدار میگوید بگو۔

ہمنے مرزا صاحب کو ۱۳۱۶ھ ہجری میں بعد قلع قمع تمام حجت ہائی لایعنی مباہلہ کی دعوت دی اور اسکو پرائیویٹ ہی نہیں رکھا بلکہ ضمیمہ رسالہ مظہر نعمۃ میں جو اسی سنہ میں طبع ہوا تھا لکھکر پبلک میں شائع کی۔ چند الفاظ جسز تحریر میں لائی جاتے ہیں۔

پس اب مرزا صاحب کو چاہئیے کہ اس تحریر کو پڑہکر بہ نیّت رفع تردد وانتشار خلق بحکم آیۂ مباہلہ معہ ابناء ونساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر بہی تفاؤلاً واتباعاً للسنۃ جیسے آنحضرت پنجتن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاریٰ میں نکلے تہے۔ با یار ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا * بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس ست

نتیجہ الماس۔ اوّل نفس خود۔ دوم زوجہ خود۔ سوم وچہارم ہر دو فرزندان خود۔ پنجم دختر خود کے ساتھ میدان مباہلہ میں بقین فتحیابی خود حاضر ہوتا ہے تاکہ حاکم مطلق بحکم یُحِقُّ الْحَقَّ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ حق وباطل۔ حق وکید کو حق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق قریب قریب ثابت ہو۔ اس سی بڑہکر احسن اور عمدہ اور کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں (الی)

اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر اندر ہمکو جواب سے بذریعہ اشتہار مطلع کریں اور اگر اب بہی مرزا صاحب کوئی حیلہ حوالہ کرکے ٹال جائیں تو

مرزائی پارٹی کے بڑے بڑے رکن اس نہنگ طاعون کی لقمہ ہوئے جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہے۔ مولوی محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تھے جنکی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر تحریر ہے اسی بلا کے نذر ہوئے اسی طرح اگلے سال اُنکا لڑکا طاعون سے مرا۔ اور میانجی نظام الدین جانپوری معہ اپنی زوجہ کے اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئے بلکہ خاص چار دیواری مرزا میں ایک خادم پیرا نامی بیمار ہوا اور رات کو باہر کر دیا گیا اور مر گیا۔ ادہر خیال کریں کہ احقر معہ تمام متعلقین اس مرض سے خداوند عالم نے محفوظ و مصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تھے وہ بھی تمام معہ متعلقین خود اس مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں پلیگ کے موقعہ پر ہم جس مکان میں ہوتے تھے اس مکان کے ہمسائیگان میں بھی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم جس مکان میں نہیں ہوتے تھے تو اُس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے ذلک من فضل اللہ علی و علے من اتبعنی و اللہ ذوالفضل العظیم و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ ناظرین برائے خدا ذرا انصاف کو مدنظر رکھکر خیال فرماویں کہ مرزا کا یہ قول کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا" کہاں تک سچا ہے۔ کیا مرزا صاحب لعنت اللہ علی الکاذبین کے ٹھیک ٹھیک مصداق ہیں یا نہیں گم یا بے شری تیرا آسرا۔ اگرچہ یہ اسرار واردات قابل اظہار نہیں تھے۔ اور جو ذوق و لذت اس کے اخفا میں حاصل تہا اس کے اظہار میں اُسکا عشر عشیر بھی نہیں ؎

نظامی اینچہ اسرار ست کز خاطر بروں داری * کسے سرش نمیداند زباں در کش زباں درکش

مگر چونکہ اسکے اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکھتا ہے بحکم الضرورات تبیح المحظورات اسکو ظاہر کر کے اُس لذت و ذوق کو قربان و نثار کیا گیا ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم * گوہر جاں بچہ کاری و گرم باز آید

ھذا آخر ما اردنا ایرادہ والحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً و علے کل حال و اعوذ باللہ من حال اھل النار فقط رقم ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی۔ مسجد جامع۔ سرہند۔ پنجاب

الحق مر

آج ۳۰ جون کو بابو غلام رسول مرزائی مدرس ریاضی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیاں جو آجکل لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج

لاہور میں تشریف لائے۔ اور اپنے ایک قدیم ہم جماعت چوہدری غلام حیدر سے (جیساکہ عموماً مرزائیوں کا قاعدہ ہے) دریافت فرمایا کہ آپ کا مرزا کے دعاوی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ مَیں مرزا کے تمام دعاوی کو باطل اور مفوات میں سے شمار کرتا ہوں۔ اسپر مسٹر غلام رسول حسب عادت مرزا بگڑ بیٹھے اور لگے مباہلہ کی دہمکیاں دینے۔ فریق مقابل نے جو اپنے اعتقاد میں سخت ثابت قدم تہا ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور مباہلہ کے لئے آمادگی بہمہ وجوہ ظاہر کی۔

شرائط مباہلہ کے لئے ردوقدح ہوتی رہی بالآخر یہ قرار پایا کہ فریقین ایک کاغذ پر دستخط کریں جسپر یہ لکھا ہو کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی میں سچا ہے اور خدا کا مرسل مسیح ہے (جو آخری زمانہ میں آنیوالا ہے اور جس کی آمد کی کتابیں شہادت دیتی ہیں) تو خدا کرے کہ غلام حیدر پر عذاب الٰہی ایک سال کے اندر نازل ہو۔ اگر جہوٹا ہو تو غلام رسول ہدف ناوک عذاب الٰہی ہو۔ آخر اسپر فیصلہ ہؤا اور مسٹر غلام رسول کاغذ مذکورہ تیار کرنیمیں مشغول ہوئے جسپر یہ عبارت لکھی گئی۔

(نقل اصل) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد تحریر کرتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ وہی مسیح موعود ہیں جو آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور جن کی آمد کی نبیوں کی کتابیں شہادت دیتی ہیں لیکن غلام حیدر ولد عبداللہ خاں قوم گوجر ساکن ناگڑیاں ضلع گجرات حضرت صاحب کو اس دعوےٰ میں محض جہوٹا سمجھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ انکے دلائل بہی جو اس دعوےٰ کے اثبات میں دئیے جاتے ہیں وہ سب اس نے سُن لئے ہیں مگر وہ بہی سب کے سب جہوٹے ہیں اس لئے اے خدا جو سچے اور جہوٹے میں فرق کرنیوالا ہے ......"

یہانتک لکھنے پائے تہے کہ مسٹر موصوف کی ہوائیاں اُڑ گئیں اور سخت گھبراگئے آخر ذہن رسا نے ایک رستہ بتاہی دیا۔ فرمانے لگے کہ اس کاغذ کی ہرگز اشاعت نہ ہو لیکن فریق مذکور نے کہا سے نہاں کے ماند آں رازی کزو سازند محفلہا۔ مَیں اسکی اشاعت میں اعتراض نہیں کرتا بلکہ اسکا مؤید ہوں تاکہ دیگر لوگوں کو بہی پتہ لگجائے اور بہتوں کی ہدایت کا باعث ہو۔

اسپر مسٹر مذکور کے ہاتھوں سے قلم چھوٹ گیا اور سب سیٹی بہول گئے اور ہرچند اصرار کیا گیا۔ بلکہ اُنکے ایک ہم مذہب نے بہتیرا کہا مگر مسٹر مذکور کو حوصلہ نہ ہؤا۔ آخر یہ کہکر ٹال دیا کہ مَیں مباہلہ کے لئے ہر طرح طیار ہوں لیکن مرزا صاحب کی ناراضگی کا خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ اس اشاعت سے وہ

بُرا منائیں - اور لینے کے دینے پڑ جائیں - اور بالکل دم بخود ہوگئے - واللہ مسلمان مباہل کیطرف سے ہرگز چیلنج نہیں ہوا - بلکہ مسٹر موصوف ہی نے یہ طریق فیصلہ نکالا اور اُسی نے کنارہ کشی کی یا بآیں شوراشوری یا بایں بے نمکی ! بہتر ہو کہ میرے مرزائی دوست اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کریں کیونکہ اب اُن کے ضمیر نے بھی اُنکو انکے فاسدہ عقیدہ سے مطلع کردیا مگر تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے - فقط راقم الحق مُرّ

گلدستہ قادیانی

مرزا صاحب نے موسم کا رُخ دیکھ کر الہام شائع کیا ہے کہ "ہیضہ آنیوالا ہے" - پنڈت گردھاری لال منجم نے بھی جنتری میں لکھا ہے - مرزا صاحب نے ایک الہام ضرورت کے لئے رکھا ہوا ہے جسے حسب موقع ہمیشہ نکالا کرتے ہیں وہ یہ ہے جو ۲۵ جولائی کے بدر میں شائع ہوا ہے "انی مع الرسول اقوم وادرم ما یروم" (یعنے خدا کہتا ہے میں رسول یعنی مرزا کے ساتھ کھڑا ہونگا - اور جس بات کا وہ قصد کریگا میں بھی کردونگا - مرزا کو ایک عجب الہام ہوا "ایسوسی ایشن" (ایسوسی ایشن انگریزی میں انجمن کو کہتے ہیں دیکھیے اس الہام کی خبر کیا نکلتی ہے - گولائی میں تو یکتا ہے - مرزا صاحب نے خواب میں کسی کو تین روپیہ کفن کے لئے دئیے ہیں گویا کوئی مرگیا - بدر یکم اگست (دیکھیں کس پر یہ الہام لگتا ہے) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے "میری فتح" بدر - ۸ - اگست (چھچھوندر کے خواب)

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ جسکا ترجمہ خود ہی کیا ہے کہ میں (یعنی خدا) اپنی فوجوں سمیت تیری پاس اچانک آؤنگا - اسکا مطلب تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خداوندتعالےٰ نے مرزا صاحب کو دھمکایا ہے کہ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک آنکر تباہ کردونگا واللہ علم شائد یہ الہام سچا ہو - مرزا صاحب کو یہ بھی الہام ہوا کہ عبرت بخش سزائیں دیگئیں (شائد لاہور اور راولپنڈی کے مقدمات کی طرف حضور کا ذہن لگا ہوگا کہ اندر سے یہ آواز آئی - مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا کہ "میں (خدا) نے تیری ساتھ بہشت کو اُتارا ہے (یہ الہام مطابق حدیث کے ہے کہ دجال کی ساتھ بہشت ہوگا واللہ اعلم) +

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اُردو۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے نفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار طیار ہیں اور پانچویں زیر طبع ہے

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۶/
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ،، ۶/
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ،، ۶/
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ،، ۶/

(چاروں جلدوں کو یکجا خریدار کو مع محصولڈاک ۱/)

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کی رسالہ نماز کا کامل اور قابل دید جواب ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

تقابل ثلاثہ۔ (توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے قیمت مع محصولڈاک ۳/

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

تہذیب مہذبوں کی فرائض کا واضح طور پر بیان ۱/

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش۔ آریوں کے گرو دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۰/

ترک اسلام۔ مہاشہ دھرمپال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے الہامی ہونے کے دلائل۔ قیمت ۶/

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۲ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا قیمت ۶/

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو ۔ یہ تفسیر بطرز جدید نہایت ہی لطیف پیرایہ میں لکھی گئی ہے زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کا کافی علاج ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔
جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱۲
" سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱۲
" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ ۔ ۱۲
[illegible]
تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ (۸)
تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی میں نہایت ہی آسان طرز کی تفسیر ہے ہر ایک آیت پر دوسری آیت سے استشہاد ضرور ہے تمام تفسیر کی قیمت مع محصول ۴ روپیہ
ادب العرب عربی صرف و نحو کا اردو معلم قیمت ۸/
الہامی کتاب وید اور قرآن شریف کا مقابلہ ۱۰/
بحث تناسخ ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۳/
مباحثہ نگینہ ۔ قابل دید کتاب ۸/
شادی بیوگان اور نیوگ ۱/
تغلیب الاسلام جلد اول بجواب تہذیب الاسلام ۵/
ایضاً :۔ جلد دوم " " ۶/
ایضاً :۔ جلد سوم " "
سوامی دیانند کا علم و عقل ۱/
الہام جسمیں الہام کی تشریح ہے ۱/

اسلام و برٹش لا یعنی قانون انگریزی و اسلامی کا مقابلہ ۳/
الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید ۵/
حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ۱۲
اہلحدیث کا مذہب موحدین کے مسائل ۴/
ترک اسلام ۔ ترک اسلام کا معقول جواب ۲/
حدوث دنیا ۔ دنیا کی قدامت کا ابطال ۲/
اسلامی تاریخ بطرز حکایت ۱/
ہدایت الزوجین ۱/
خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی ۱/
السلام علیکم جملہ مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۱/
آیات متشابہات ۔ اصول تفسیر ۳/
شریعت و طریقت ۱/
عزت کی زندگی ۱/
چودھویں صدی کا مسیح مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ ہے
مجلد قیمت ۱۲
حدوث وید ۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱/
ہفوات مرزا ۔ مرزا کی مضامین متناقضہ ۶/
حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲/
نماز اربعہ (ہندو آریہ۔ عیسائی مسلمان) کی عبادتوں کا مقابلہ ۔ قابل دید ۲/